U.0545

فخر اماثل و اشباہ جناب مولانا مفتی محمد سعد اللہ

دامت برکاتہم کا رسالہ فضائل ابو حنیفہ مین اور اردو زبان مین ترجمہ کراکی



تصنیف امام اعظم کا عقائد اہل سنت و جماعت مین شعبان کی پندرہوین تاریخ سنہ ۱۲۶۱ ہجری مین

بیچ مطبع محمدی کے ملا محمد حسین نے چھاپا

۱۹۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر و احسان ہی خدای پاک کا * آدمی جسنی بنایا خاک کا * آسمان اوسنی بنایا بی ستون
جسمین تاری ہین بہت سے حد فزون * چاند سورج سی جہان روشن کیا * رات دن گردش مین دونون کو کیا
انبیا بہیجی ہدایت کی لیے * اولیا جنکی ہوئی ہین فیض سے * سب سی بہتر ہین محمد مصطفے
فخر عالم سید ہر دو سرا * تا قیامت ہو جیو اون پر سلام * اور اونکی آل یارون پر تمام
اور جتنی مجتہدین دین کے * رحمت حق حشر تک اونپر رہی * بعد اسکی جاننا چاہیی کہ کئی برس
پہلی اس عاجز نی بعض احباب کی فرمایش سی فقہ اکبر کا ترجمہ اُردو زبان مین کیا تہا
وہ ترجمہ کئی مرتبہ چہپا مگر صاحبان چہاپہ نی اوسکی صحت مین جیسا کہ چاہیی اہتمام نکیا
لہذا اندنون مین برادر دینی اور دوست قدیمی زبدہ کونین حاجی محمد حسین صاحب نی
اصرار کیا کہ بعضی حالات حضرت امام ابو حنیفہؒ کی بہی تیمناً اور تبرکاً اس ترجمہ کی اول
مین لکہی جائین تا اس مرتبہ یہہ رسالہ کمال صحت کی ساتہہ واسطی فائدہ مسلمان بہائیون
کی چہاپہ کیا جائی ہر چند فضل و کمال امام صاحب کی ساری جہان پر روشن ہین
اور صدہا کتابین آپ کی مناقب مین موافق و مخالف مذہب سی تصنیف ہین لیکن
بعضی دشمنون اور کتنی متعصبین شافعی مذہب نی امام پر طعن بہی کئی ہین اور اسر

اس زمانی مین بہی متبدعین نی اماموں کی حق مین زبان درازی شروع کی ہی حضور ہماری امام کی شان مین لعداً یہہ عاجز اُنکا صحیح حال اکثر شافعی مذہب کی کتابون سی لکہتا ہی تا کسی مبتدع کو یہہ گمان نہو کہ اپنی مذہب والونکا مبالغہ ہی خدا یا ان بزرگون کی تصدق سی اس عاجز کی عاقبت بخیر کر اور جو اس ترجمہ کا باعث ہی اور جو نیک نیتی سی مطالعہ کریں اون سب کی مرادین حاصل کر اب یہان ہی سنا چاہی کہ امام اعظم کا نام نعمان بن ثابت ہی اور کنیت ابوحنیفہ اور نسب مین اختلاف ہی تہذیب الکمال مین احمد بن عبداللہ سی منقول ہی کہ وہ کہتی تہی مجہسی کہا میری باپ شاذان مروزی نی کہ سنا مینی اسمعیل سی وہ کہتی تہی مین بیٹا ہون حماد بن نعمان بن ثابت بن مرزبان کا فارس کی احرار لوگون سی واللہ ہماری بزرگون سی کوئی کبہی غلام نتہا میری دادا ثابت کو اونکی باپ حضرت علی رض کی پاس لیگئی تہی آپنی دعای برکت اونکی اور اونکی ذریت کی واسطی فرمائی ہمکو امید ہی کہ اللہ تعالی نی اونکی دعا ہماری حق مین قبول کی اور یہہ وہی مرزبان ہی کہ جسنی نوروز کی دن حضرت علیؓ کی پاس فالودہ ہدیہ بہیجا تہا آپنی فرمایا نیروزنا کل یوم ہمارا ہر دن نوروز ہی اور تواریخ ابن خلکان مین لکہا ہی نعمان بن ثابت بن زوطا بن ماہ کابل کی لوگون سی ہین احمد بن اسحق کہتی ہین زوطا غلام آزاد تہی بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کی اور معدن الیواقیت مین اور چند قول بہی لکہی ہین حقیقت حال کی اللہ جانی واقدی اور سمعانی نی امام ابویوسف سی نقل کیا ہی کہ امام اعظم سن اسی مین پیدا ہوئی اور اتفاق ہی محدثین اور مورخین کا کہ امام کی زمانی مین کتنی اصحاب تہی ایک اونسی انس بن مالک کہ بصرہ مین سب اصحاب کی بعد سن اکانوی یا ترانوی ۹۳ مین ترانوی یا ننانوی برس کی ہوکر حجاج کی مرنی سی دو برس پہلی دنیا سی تشریف لیگئی انکی وفات کی وقت امام گیارہ یا تیرہ برس کی تہی کذا فی مدینۃ العلوم و معدن الیواقیت و اعلام الاخبار وغیرہا کہتی ہین امام نی حضرت انس سی

بہ حدیثین روایت کی ہین حدیث پہلی طَلَبُ العِلْمِ فَرِیضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ
علم کا ڈھونڈھنا ہر مسلمان پر فرض ہی حدیث دوسری اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ اِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ
بیشک اللہ دوست رکھتا ہی فریاد رسی غمگین کی حدیث تیسری لَوْ وَثِقَ العَبْدُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی
ثِقَةَ الطَّیْرِ لَرَزَقَهٗ کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا
اگر اعتماد رکھتا بندہ اللہ پر جیسا پرندہ رکھتا ہی بیشک رزق پہنچاتا اللہ جیسا پرندہ کو دیتا ہے
صبح کو خالی پیٹ جاتا ہی شام کو کہایا پہرتا ہی کذا فی الطحطاوی دوسرے عبد اللہ بن ابی اوفی
بن علقمہ کہ کوفی مین سن چہیاسی[۸۶] یا ستاسی[۸۷] مین سب اصحاب کی پیچھی رحلت فرما ہوئی مین
انکی آخر وقت مین امام چہہ یا سات برس کی تہی ابن حجر اپنی مختصر مین لکہتی ہین پانچ برس کا
سن سماع حدیث مین معتبر ہی لہذا اسمعیل بخاری نی محمود بن ربیع کی روایت پانچ برس کی
سن کی قبول کی ہی امام نی اونسی یہ روایت کی ہی مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا وَلَوْ
کَمَفْحَصِ قَطَاةٍ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ جو خدا کی واسطی مسجد
بناوی اگرچہ لوی کی گہونسلے برابر ہوا اللہ اوسکی لئی جنت مین گہر بنائیگا کذا فی الطحطاوی
تیسرے سہل بن سعد ساعدی کہ مدینی مین سب اصحاب کی بعد آخر سن اٹھاسی[۸۸] یا اکانوی[۹۱]
مین جنت کو تشریف لیگئی ہین انکی آخر عہد مین امام آٹھہ یا گیارہ برس کی تہی مدینۃ العلوم مین
مذکور ہی امام نی انکا زمانہ مقرر پایا لیکن روایت نہین کی چوتھی ابو طفیل عامر بن واثلہ کہ
مکہ مین ساری جہان کی اصحاب کی بعد سن ایک سو دو[۱۰۲] مین رحلت فرما ہوئی ہین اور
بعد حج امام نی سن چہیانوی[۹۶] ہجری سولہ[۱۶] برس کی عمر مین کیا ہی ملاقات نکرنا امام کا
ابو طفیل سی کہ جہان مین ایک اصحابی اوس وقت باقی رہی تہی اور لوگ اصحاب کو ڈہونڈہ کر
ملاقات کرتی تہی نہایت مستبعد ہی ان چار اصحاب کا ہونا امام کی وقت مین متفق
علیہ ہی بلکہ علامہ کفوی کہتی ہین ان چارون سی روایت بہی ثابت ہی اور امام
نووی شافعی تہذیب الاسما مین اور یافعی شافعی اپنی تاریخ مین لکہتی ہین کہ انکا سوا

ان یارکی اور چند اصحاب کی ہوئی مین امام کی وقت مین اور روایت کرلی مین امام
کی اونسی لوگون کو شک ہی ازانجملہ معقل بن یسار اور جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن
انیس اور عایشہ بنت عجرد اور بعضی واثلہ بن الاسقع اور عبد اللہ بن جزء کو بہی ذکر
کرتی ہین طحطاوی مین لکہا ہی امام فرماتی ہین مین چودہ برس کا تہا کہ عبد اللہ بن انیس
سن چورانوی مین کوفی مین آئی مین نی اونسی یہہ حدیث سنی حُبُّكَ لِلشَّيْءِ يُعْمِي
وَيُصِمُّ دوستی چیز کی اندہا بہرا کردیتی ہی یعنی اسکی عیب دیکہنی سننی سی اور عایشہ
بنت عجرد سی امام نی یہہ حدیث روایت کی ہی اَكْثَرُ جُنْدِ اللهِ فِي الْأَرْضِ الْجَرَادُ
لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ بڑا لشکر اللہ کا زمین مین ٹڈیان ہین مین نہین کہاتا اور
حرام بہی نہین کہتا اور واثلہ بن الاسقع سی دو حدیث روایت کی ہین پہلی حدیث
دَعْ مَا يُرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيبُكَ چہوڑدی اسکو جو شک مین ڈالی اوسکی ساتہ جو
شک مین نڈالی امام فرماتی تہی مین اپنی باپ کی ساتہ چہیانوی برس مین حج
کیا تہا کعبہ کی پاس لوگون کا حلقہ دیکہا مینی اپنی باپ سی پوچہا یہہ کیا ماجرا ہی فرمایا
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اصحابی کی آس پاس لوگ ہین یعنی عبد اللہ بن حارث
بن جزء کی امام کہتی ہین مینی سنا کہ یہہ حدیث فرماتی تہی اِعَانَةُ الْمُسْلِمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ
مُسْلِمٍ مسلمان کی مدد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہی اور مسند خوارزمی مین ابن
جزء سی یہہ روایت منقول ہی مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِينِ اللهِ كَفَاهُ هَمَّهُ وَرِزْقَهُ
جو دین کی مسئلی سیکہی اللہ اوسکی فکر اور روزی کو کافی ہی اور جابر سی امام نی روایت
کی ہی کہ ایک انصاری نی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آکر پوچہا میری کبہی بیٹا
نہین ہوا آپ نی فرمایا فَأَيْنَ كُنْتَ مِنْ كَثْرَةِ الْاِسْتِغْفَارِ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ
يُرْزَقُ بِهَا الْوَلَدُ تو کب استغفار بہت پڑہتا ہی اور صدقہ بہت دیتا ہی تو تیری بیٹا ہو
پس اوس مرد نی بہت استغفار پڑہنا اور بہت صدقہ دینا شروع کیا تب اوسکی نو

ہوئی اور خوارزمی نی مسند ابو حنیفہ مین لکہا ہی روایت کرنا امام کا اصحاب سی علما کی
نزدیک متفق ہی مگر عدد اصحاب مین اختلاف ہی بعض کہتی ہین سات مرد ایک
عورت اور بعضون نی کم وبیش ذکر کی ہین اور منکرین کہتی ہین انکی زمانی مین چار اصحاب
تہی جن سی ملاقات اور روایت ثابت نہین مگر یہہ انکار محض تعصب اور عناد ہی امام
کی یار انکا تابعی ہونا اور روایت کرنا اصحاب سی نقل کرتی ہین اعلام الاخبار مین مذکور
ہی کہ امام اوائل حال مین بیس مرتبہ سی زائد بصرہ مین تشریف لی گئی ہین ملاقات ہونی
انکی حضرت انس سی نہایت بعید ہی بلکہ امام نووی نی تہذیب مین ملاقات امام کی
حضرت انس سی نقل کی ہی اور علامہ کفوی فرماتی ہین اگرچہ بعض محدثین امام کی تابعی
ہونی کو نہین مانتی لیکن امام کی یارون نی اسناد صحیحہ سی ثابت کیا ہی کہ امام نی چار
حدیث اصحاب سی روایت کی ہین اور امام کی یار انکا حال خوب جانتی تہی اور
عالم عادل ثابت کرنی والی کا قول منع کرنی والی نہ ماننی والی سی معتبر اور مقدم ہی
اسی واسطی شہادت گواہی عدم پر مقبول نہین بلکہ حافظ الحدیث جلال الدین سیوطی
شافعی تبییض الصحیفہ مین لکہتی ہین کہ امام ابو معشر عبد الکریم بن عبد الصمد طبری مقری
شافعی نی مرویات ابو حنیفہ کی اصحاب سی ایک رسالی مین جمع کی ہین اور
ابن سعد نی بیان کیا ہی کہ ابو حنیفہ نی دیکہا ہی انس وغیرہ اصحاب کو پس وہ تابعی ہین
اور یہہ بات کسی اور امام مین انکی معاصرین سی مثل اوزاعی شامی اور حمادین بصری
اور ثوری کوفی اور مالک مدنی اور مسلم بن خالد زنجی مکی اور لیث بن سعد مصری
نہین پائی جاتی تمام ہوا کلام سیوطی کا الحاصل امام کا تابعی ہونا مسلم الثبوت ہی
اور تابعی صحیح قول کی موافق اوسکو کہتی ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب
کی ملاقات سی مشرف ہو یعنی مجالست ومصاحبت اور روایت ضرور نہین ہی چنانچہ
بعضون نی کہا ہی لیکن امام ہماری ہر قول کی موافق تابعی ہین انکی حق مین حق تعالی

حق تعالی فرماتا ہی والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم
باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ واعد لہم جنات تجری من تحتہا الانہار یعنی
بڑہی ہوئی مرتبہ مین وہ ہین جو پہلی ہین مہاجرین اور انصار سی اور جو اونکی تابع ہین نیک
بات مین خوش ہی اللہ اونسی اور وہ اللہ سی اور طیار کر رکہی ہین اللہ نی اونکی لیی
باغ جنکی نیچی نہرین بہتی ہین غرض یہہ مرتبہ تابعی ہونیکا چارون مجتہدسی انہین کے
وسطے خاص ہی اس واسطی کہ امام مالک سن نوی یا چورانوی یا ستانوی مین پیدا
ہوئی ہین اور لڑکائی مین انکا تشریف فرما ہونا مکی مین ثابت نہین تا احتمال ہو ابو الطفیل
سی ملاقات کا بلکہ ابن صلاح نی تصریح کی ہی کہ امام مالک تبع تابعین سی ہین کہ
انکو کسی اصحابی سی ملاقات نہین ہوئی اور امام شافعی شاگرد امام مالک کی سن
ڈیڑہ سو مین پیدا ہوئی اور امام احمد بن حنبل شاگرد امام شافعی کی ایک سو چونسٹہ
مین پیدا ہوئی ان دونو صاحبون کی زمانی مین تو کسی طرح اصحابی کی ہونیکا احتمال
نہین کہ سن ایک سو دو کی بعد کوئی صحابی آدمیون سی روی زمین پر باقی نہین رہا
پس ثابت ہوا کہ امام اعظم کا مرتبہ اور ائمہ مجتہدین سی نہایت بڑا ہی اور داخل ہین
قرن ثانی مین بموجب اس حدیث شریف کی خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ
يَلُوْنَهُمْ یعنی بہتر تمسی ہماری زمانی والے ہین پہر جو اونکی پیچہی آوین پہر جو اونکی پیچہی آوین
یعنی زمانہ ہمارا اور ہماری صحابکا بہتر ہی پہر زمانہ تابعین کا پہر اونکی دیکہنی والون کا جو تبع تابعین
کہلاتی ہین علامہ کفوی کہتی ہین امام تابعین کی زمانی مین مجتہد تہی کہ علم دین کی تعلیم فرماتی تہی
اور تابعین کبار سی مناظرہ کرتی تہی چنانچہ مناظرہ انکا شعبی سی مذہب المعتبرہ مین مشہور ہے
اور اجماع تابعین کا انکی وقت مین بغیر انکی معتبر تہا امام فرماتی ہین حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا ارشاد اور اصحاب کا فرمانا ہماری سر اور آنکہون پر مسلم ہی اور جو تابعین سی منقول
ہی اونکا اور ہمارا قول برابر ہی اور ہم اونکی برابر یعنی اونکی بات سمیہ مان لینا واجب نہین

اس کلام سی ہی کہ آپکا تابعی ہونا نکلتا ہی اور سند دارمی مین سیف ائمہ صالحی سی نقل ہی امام نی چار ہزار تابعین سی علم سیکھا ہی اور آپ بسبب کمال احتیاط کی جو مسئلہ قرآن و حدیث سی نکالتی جب تک سب اساتذہ پسند نکرتی اوسکی اجازت ندیتی نقل ہی آپ کوفی کی مسجد جامع مین مسند افادہ پر بیٹھی ہزار شاگرد آس پاس تھی اونمین سی چالیس شاگرد مجتہد قریب حاضر رہتی جو مسئلہ استخراج کرتی اونسی مناظرہ اور مشورہ کرتی اور حدیثون اور صحابہ کی قول کو جسکو یاد ہوتا سنتی اور جواب کو یاد رکھتا فرماتی جب جو جتنی جہنا کہ مہینی دو مہینی کی بعد ٹہیک ہو جاتا تب حکم فرماتی خطیب نی تاریخ بغداد مین لکھا ہی امام نی علم سیکھا ہی حماد بن سلیمان اور عطا بن ابی رباح اور ابی اسحق شعبی اور ہاشم بن حبیب اور محمد بن المنکدر وغیرہم تابعین کبار سی لیکن نسبت شاگردی کی حماد کی طرف مشتہر ہی حماد شاگرد مین ابراہیم نخعی کی وہ شاگرد ہین علقمہ اور اسود اور شریح قاضی کی یہہ تینون شاگرد حضرت عمر و حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود کی امام نووی تہذیب مین نقل کرتی ہین ایک مرتبہ امام ابو جعفر بادشاہ کی پاس گئی اوسنی پوچھا آپنی کس سی علم سیکھا فرمایا حماد سی اونہون نی ابراہیم نخعی سی اونہون نی حضرت عمر حضرت علی عبد اللہ بن مسعود عبد اللہ بن عباس سی ابو بکر بن نجیب کہتی ہین فقہ کو بویا عبد اللہ بن مسعود نی اور سینچا علقمہ نی اور پکایا ابراہیم نخعی نی اور کاٹا حماد نی اور پیسا ابو حنیفہ نی اور گوندہا ابو یوسف نی اور روٹی پکائی محمد بن حسن نی اور کہا مشائخ نی اور ہم تقسیم کرتی ہین اور حنفیہ کی کتابون مین بہت حدیثین امام کی فضائل مین منقول ہین چنانچہ درمختار وغیرہ مین یہہ حدیث نقل کی ہے

اِنَّ اٰدَمَ افْتَخَرَ بِيْ وَاَنَا اَفْتَخِرُ بِرَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اِسْمُهٗ نُعْمَانُ وَكُنْيَتُهٗ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَهُوَ سِرَاجُ اُمَّتِيْ یعنی حضرت آدم نی فخر کیا اپنی اولاد مین مجہسی اور مین فخر کرتا ہون اپنی امت مین نعمان ابو حنیفہ کی ساتہہ وہ میری امت کا چراغ ہی نقل کیا ہی اس حدیث کو فقیہ ابو اللیث نی ہی مقدمہ شرح مقدمہ مین اور نقل اس حدیث کی چند حدیثین اسم و لقب کی ساتہہ فقہا نقل کرتی ہین کہ محد

کون سب مین کلام ہی چنانچہ ابن جوزی حدیث مذکور کی حق مین کہتی ہین یہہ حدیث
موضوع ہی اور ضیاء معنوی شرح مقدمہ غزنوی مین لکھا ہی یہہ ابن جوزی کا تعصب ہی
ورنہ اس حدیث کی روایت طرق متعددہ سی ثابت ہی واللہ اعلم اور سیوطی تبییض الصحیفہ
مین لکھتی ہین امام کی مناقب کو حدیث موضوع سی ثابت کرنیکی حاجت نہین صحیح بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ وہ امام کی حق مین بشارت ہی لَو کَانَ
الاِیمَانُ عِندَ الثُّرَیَّا لَنَالَہُ رِجَالٌ مِن فَارِسٍ اگر ایمان ثریا کی پاس ہوتا پاتی
اوس سی فارس کی لوگ اور صحیح مسلم مین یہہ روایت ہی لَو کَانَ الاِیمَانُ عِندَ
الثُّرَیَّا لَذَهَبَ بِہٖ رَجُلٌ مِن اَبنَاءِ فَارِسٍ اگر ایمان ثریا کی پاس ہوتی جاتا
اوسکو ایک مرد فارس کی لوگونسی اور طبرانی کی معجم کبیر مین اسطرح منقول ہی لَو کَانَ
الاِیمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَاتَنَالُہُ العَرَبُ لَنَالَہُ رِجَالٌ مِن فَارِسٍ اگر ایمان
ثریا پر معلق ہوتا کہ عرب اوسکو نہ پاتی بیشک حاصل کر لیتی اوسکو فارس کی مرد اور
ابو نعیم نی حلیہ مین ابو ہریرہ سی روایت کی ہی لَو کَانَ العِلمُ بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَہُ
رِجَالٌ مِن اَبنَاءِ فَارِسٍ اگر علم ثریا کی پاس ہوتا بیشک لیتی اوسکو فارس کی مرد اور
تجر خیرات الحسان مین لکھتی ہین امام مالک سی امام شافعی نی پوچھا تم نی ابو حنیفہ کو دیکھا
فرمایا دیکھا ایسا شخص تھا اگر چاہتا تو زور تقریر سی اس ستون کو سونی کا بنا دیتا اور حرملہ بن
یحیی نی امام شافعی سی نقل کیا ہی اَلرِّجَالُ فِی الفِقهِ عِیَالٌ عَلٰی اَبِی حَنِیفَةَ سب لوگ
فقہ مین پرورش یافتہ ہین ابو حنیفہ کی اور ایک روایت مین یون ہی مَن اَرَادَ اَن یَتَبَحَّرَ فِی
الفِقهِ فَلیَلزَم اَبَا حَنِیفَةَ وَاَصحَابَہٗ جو فقہ مین تبحر چاہی وہ ملازمت کری امام
ابو حنیفہ کی اور اونکی یارون کی اس قول کو امام نووی اور یافعی اور بہت سی شافعیون نی
نقل کیا ہی مرقات مین ذکر ہی کہ اوزاعی نی بحث کی قصد سی کئی مسئلے امام سی پوچھی سب کا
جواب معقول دیا پوچھا تمنی کہانسی استنباط کیا فرمایا فلانی فلانی احادیث و آثار سی

نے ہمسے نقل کی ہین اور سکی استنباط کا طریق بتایا اوزاعی نے انصاف کیا اور فرمایا ہم
عطار ہین تم طبیب ہو اور شمنی نے شرح نقایہ مین لکھا ہی کہ امام شافعی نے اپنی مسند مین محمد بن
حسن سے انہون نے ابو یوسف سے انہون نے عبد اللہ بن دینار سے انہون نے عبد اللہ بن عمر
نے حدیث نقل کی ہی اَلْوَلَاءُ لُحْمَةٌ کَلُحْمَةِ النَّسَبِ لَا یُبَاعُ وَلَا یُوهَبُ و لا اثبات ہی جیسی اپنایت
ہوتی ہی نسب کی نہ بیچی جاے نہ بخشی جاے ولا کی معنی حق ازادی کا یعنی جیسی اپنایت والی نسب کی
وارث ہوتے ہین ایسی ہی جو کوئی غلام لونڈی کو آزاد کرے وہ وارث ہوتا ہی اوسکا اور
اگر وہ نہو تو اوسکی ناتی والی بشرطیکہ اوس غلام و لونڈی کی اپنی موجود نہون اور امام نووی
نے خطیب بغدادی سے نقل کیا ہی کہ امام شافعی نے محمد بن حسن سے روایت کی ہی اس تحقیق سے
معلوم ہوا کہ امام شافعی شاگرد ہین امام محمد کی اور حقائق شرح منظومہ مین لکھا ہی کہ امام
شافعی نے کہا ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعَانَنِیْ عَلَی الْفِقْہِ بِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ شکر اللہ کا ہی
کہ جسنے فقہ مین مجکو محمد بن حسن سے اعانت بخشی اور ابن حجر نے خیرات الحسان مین ذکر کیا ہی
جب امام شافعی نے بغداد مین جاکر امام کی قبر کی زیارت کی اور دو رکعت نماز پڑہی رفع یدین
نہین کیا کہتی ہین وہ رکعتین صبح کی تہین اوسمین قنوت بہی نہین پڑہا لوگون نے اسکا سبب
پوچہا کہا مجکو شرم آئی اس امام کی سامنی بہت خلاف کرنی سے و ہکذا فی المیزان الشعرانی
مرقات مین لکہا ہی ایک آدمی امام ابو حنیفہ کو امام شافعی کی سامنی برا کہتا تہا بولا کہ کہا ای
شخص تو ایسی شخص کو برا کہتا ہی کہ وہ تین چوتہائی فقہ کا سب کی نزدیک مالک ہی اور ایک
چوتہائی مین سب شریک ہین پوچہا کیونکر فرمایا فقہ آدہی سوال ہی اور آدہی جواب ہی سوال سب
اونکی ایجاد کئے ہوئے ہین اور لوگ سب جوابون مین مخالف نہین بلکہ بعض مین پس تخمینا آدہی
جواب اونکی بہی سب کی نزدیک مسلم ہین علی بن عاصم کہتی ہین اگر ساری جہان کی عقل تولی جاے
ابو حنیفہ کی عقل سب سے بڑہکر ہوتی یعنی اونکی زمانی مین کذا فی المعدن حسن بن زیاد کہتی ہین
کہ امام چار ہزار حدیث روایت کرتی تہی دو ہزار حماد سے اور دو ہزار اور استادونسے کذا

فی اعلام الاخیار اور امام استخراج مسایل مین بیشتر مشغول رہتی تہی اور یہہ امر نہایت اہم تہا
اور روایت حدیث کی کم کرتی تہی کہ یہہ کام اور بہت لوگونسی ہو سکتا ہی کذا فی المرقاۃ
امام ابو الفضل کرمانی کہتی ہین امام نی پانچ لاکہہ مسئلی استخراج کئی ہین اور خطیب خوارزمی کہتی ہین
تیراسی ہزار مسئلی نکالی ہین اڑتیس ہزار عبادات مین باقی معاملات مین اگر یہہ بات نہوتی لوگ گمراہ
ہو جاتی کذا فی طبقات الکفوی عاصم قاری استاذ تہی امام کی قرأت مین جب امام کی فضل و کمال کی
سنی بابلی واسطی استفادہ کی حاضر ہوتی اور کہتی یَا اَبَا حَنِیْفَۃَ جِئْتَنَا صَغِیْرًا وَجِئْنَاکَ
کَبِیْرًا ای ابو حنیفہ تو ہماری پاس لڑکائی مین آتا تہا ہم تیری پاس بوڑہاپی مین آتی ہین کذا فی اعلام الاخیار
امام نووی تہذیب مین اور یافعی مرآۃ الجنان مین لکہتی ہین امام صاحب نی خواب مین دیکہا کہ
قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کہود کر آپکی ہڈیان اپنی سینہ پر جمع کرتا ہون اسکی تعبیر ابن سیرین
سی پوچہوائی تعجب سی کہا یہہ خواب کسنی دیکہا ہی اور جواب ندیا پہر پوچہا وہی کہا جب تیسری بار
پوچہا کہا اس خواب کا دیکہنی والا اس زور شور سی علم کو پہیلاویگا کہ اس سی پہلی کبہی ایسا شخص
نہین ہوا اور امام صاحب اپنی لڑکائی سی نہایت حاضر جواب تہی نقل ہی کہ قیصر روم نی ایک
قاصد کو بہت سا مال دیکر منصور بادشاہ کی پاس بہیجا تا علمائی مانگیکی تین سوال پوچہی اگر
جواب معقول دین تو مال اونپر تقسیم کری ورنہ مسلمانونسی خراج لی بادشاہ نی علما او عقلای
وقت کو جمع کیا اور ایک عالم تماشی کو آیا امام صاحب بہی کہ لڑکی تہی اپنی باپ کی ساتہہ گئی
اور اوس قاصد رومی نی منبر پر چڑہکر پوچہا کسی کو تاب جواب کی نہ آئی امام صاحب نی اپنی
باپ سی اجازت جواب دینی کی چاہی باپ نی منع کیا جب اوسنی پہر پوچہا تو آپنی مضطر ہوکر
بادشاہ سی اجازت لیکر اوس قاصد سی کہا کیا تو سائل ہی اوسنی کہا ہان فرمایا منبر سی اوتر
مین چڑہکر جواب دونگا سائل شاگرد ہوتا ہی مجیب استاد شاگرد کا درجہ نیچا ہی استاد کا
اونچا تب وہ اوترا آپ چڑہی اور فرمایا اب پوچہہ اوسنی پوچہا اللہ سی پہلی کیا تہا آپنی فرمایا
تو گنتی جانتا ہی کہا ہان فرمایا ایک سی پہلی کونسا عدد ہی اوسنی کہا وہ سب سی پہلی ہی اوس سی

پہلی کون ہوتا فرمایا جب واحد مجازی لفظی سی کوئی پہلی نہین ہو سکتا تو واحد حقیقی سی پہلی کیونکر ہو سکی
پہر اوسنی پوچہا اللہ کا موبنہہ کدہر ہی فرمایا جب شمع روشن ہوتی ہی اوسکی روشنی کا موبنہہ کدہر ہوتا ہی
اوسنی کہا اوسکی روشنی سب طرف برابر ہی فرمایا جب نور مجازی کی کوئی جہت مقرر نہین تو
نور حقیقی ساری آسمانون اور زمین کا کیونکر کسی جانب ہو پہر اوسنی پوچہا اللہ اسوقت کیا کرتا ہی آپنی
فرمایا اوسکی یہہ شان ہی کہ تجہہ سی مشبّہ کو منبر سی اوتار کر مجہسی موحد کو منبر پر چڑہاتا ہی اس حکایت کو
علامہ کفوی نی خطیب خوارزمی سی نقل کیا ہی اور فتاوی ظہیریہ مین لکہا ہی ایک بڑی آدمی کی گہر
دو ولیمہ کی تقریب مین علمای وقت جمع تہی ایسی سب دسترخوان پر بیٹہی تہی کہ دفعۃً عورتون مین
غل ہوا جب سبب پوچہا تو معلوم ہوا کہ لوگون نی شبہ سی شب زفاف مین ایک دولہ کی دولہن دوسری کے
پاس بہیجی اور ہر ایک نی اپنی بی بی سمجہہ کر صحبت کی سفیان ثوری نی کہا دونو کو اپنی خاوندون
پاس جانا قبل عدت کی درست نہین امام صاحب بہی شامل تہی ابن زیاد نی پوچہا تمہاری کیا رای
کیا ہی سفیان ثوری خفا ہوکر بولی انکی پاس گیا ہوتا حضرت علی نی جو شبہ سی وطی ہوا اوسین
یہی حکم فرمایا تہا امام صاحب نی فرمایا دونو دولہ میری پاس آئی پہر ہر ایک سی پوچہا جسکی
وطی کی پسند ہی جسکی ساتہہ تونی صحبت کی ہی ہر ایک راضی ہوا امام نی فرمایا تم دونون
اپنی اپنی منکوحہ کو طلاق دیکر اپنی مدخولہ سی نکاح کر لو پہر شوق سی صحبت کرو اسواسطی کہ
جب شوہر قبل خلوت کی طلاق دی تو عدت لازم نہین آتی اور شبہ سی جو مدخولہ ہو اوسکی
ساتہہ عین عدت مین نکاح اور صحبت درست ہی سفیان ثوری نی پوچہا تمنی یہہ کیسا حکم کیا
فرمایا اس سی آپس مین دوستی رہی گی عداوت نہوگی والا اگر عدت تک انتظار کرتی
ہر ایک کی جی مین خیال رہتا کہ اسنی میری جورو کی ساتہہ صحبت کی ہی اور مبادا کوئی اپنی جورو کو
طلاق دی بیٹہتا حاضرین مجلس آپکی ذکاوت سی اچنبہی مین رہ گئی اور روض الفائق مین لکہا ہی
کہ ایک عورت نی مسجد مین آکر ایک سیب آدہا سرخ آدہا زرد امام کی سامنی رکہا آپنی اوسکی دو
ٹکری کرکی حوالہ کیا جب وہ چلی گئی یارون نی پوچہا کہ اسکا کیا مطلب تہا فرمایا اس عورت کو

حیض کا خون کبھی سرخ کبھی زرد آتا ہی پھر کو پوچھتی ہی یہی تا ...
ہوتا ہی ایسا پانی صاف ہو تو طہر ہی اور ایک دن کا ذکر ہی کہ امام ... ن ...
تلواریں ننگی کرکر کہا ہم دو بات پوچھتی ہیں اگر جواب نہ دیگا تو ہم مار ڈالینگی آپنے فرمایا
تلوارونکو میان کرو جواب دونگا بولی ہم تیری گردن کی چمڑی کا میان بنا ڈالینگی تب
آپنے فرمایا پوچھو کہا دو جنازی دروازی پر آئی ہین ایک شرابی کا جو عین نشی میں
مرگیا دوسرا اوس عورت کا جو حرام کا پیٹ ڈالتی ہی مرگئی یعنی دونو کو حرام سی توبہ نصیب
نہین ہوئی اور خارجیونکا مذہب ہی کہ ذراسی گناہ سی کافر ہوجاتا ہی پس اونکا یہہ ارادہ تھا
اگر ان دونو کو مومن کہینگی جیسا انکا مذہب ہے تو ہم انکو مار ڈالینگی آپنی فرمایا یہہ دونوں کس قوم
سی ہین کیا یہود ہین بولی نہین پوچھا نصاری ہین کہا نہین پوچھا مجوس ہین کہا نہین
پوچھا بت پرست ہین کہا نہین پوچھا پھر کون ہین کہا مسلمان تب آپنی فرمایا تمنی اسکا
جواب آپ ہی دیا کہا کیونکر فرمایا تمنی خود اقرار کیا وہ مسلمان ہین پھر کافر کیونکر ہونگی پھر پوچھا
یہہ دونو جنتی ہین یا دوزخی فرمایا مین ان دونو کی حقمین وہ بات کہتا ہون جو حضرت ابراہیم
نبی النبی مدبر کی حقمین کہی ہی فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ
رَّحِیْمٌ جو میری تابعداری کری وہ مجھی سی ہی اور جو نافرمانی کری پس تو بخشنی والا ہی اور
مین کہتا ہون اونکی حقمین جو حضرت عیسی نبی النبی مدبر کی حقمین فرمایا ہی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ
فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ اگر تو عذاب کری انکا
کو تو وہ تیری بندی ہین اور اگر تو بخشی اونکو تو تو زبردست حکمت والا ہی جب امام نی یہہ
فرمایا وہ سب اپنی مذہب سی تائب ہوئی اور غرر الضاحک مین مسطور ہی ایک شخص
نی امام سی مسجد مین پوچھا اگر تم نبیذ کو حلال کہتی ہو تو مین ابھی مسجد مین پیتا ہون
آپنی فرمایا تیری جورو تجھ پر حلال ہی یا حرام کہا حلال فرمایا اگر اوسکی ساتھہ مسجد
مین صحبت کر سکتا ہی تو نبیذ بھی مسجد مین پی اور آثار البلاد و اخبار العباد مین قاضی ...

منقول ہی کہ ایک شخص نے ایک آدمی کے پاس امانت رکھکر حج کو گیا پھر آنیکے بعد
مانگی تو مُکر گیا وہ امام کے پاس بیٹھتا تھا مظلوم نے امام سی کہا فرمایا یہان سی جلد چلا جا
اور اسکا کسی سی ذکر نکر جب وہ گیا تو آپنی امانت رکھنے والے سی کہا یہہ چند آدمی میری پاس
آئی ہین قاضی کی تلاش مین اگر تم اس خدمت کو قبول کرو تو ٹھہراؤن اوسنی لطایف ذرا
سا انکار کرکر مان لیا پھر آپنے اوس مظلوم سی بلاکر کہا اب تو جاکر اوسے کہہ تجکو شاید
میری امانت سے فراموشی ہوئی ہی خیال کر کہ مینی فلانی دن اوس جگہ تجکو دی تھی
اوسنی اسے خیال سی کہ مبادا لوگونکو میری خیانت کا گمان ہو تو قاضی نکرین اوسکی امانت
پھیر دی جب امام پاس آکے قضا کا طالب ہوا فرمایا یہہ عہدہ تیری لایق نہین اور قتادہ
سے ترجیہ مین مذکور ہی ایک اعرابی نے امام سی پوچھا ایک واو سی یا دو واو سی فرمایا
دو واو سی اوسنی کہا بارک اللہ فیک کما فی لا و لا حاضرین نے حیران ہوکر اسکی معنی پوچھی
فرمایا اللہ کو پوچھتا تھا کہ دو واو سی ہی جیسی ابن مسعود کی روایت سے التحیات للہ
والصلوات والطیبات یا ایک واو سی جیسی ابی موسی کی روایت سے التحیات المبارکات
الصلوات الطیبات اوسنے کہا آپ نے تجھی برکت دی جیسی لا و لا مین اور لا و لا سی اشارہ کیا اس آیت کیطرف من
شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ مگر اس حکایت مین یہہ شک ہی کہ ابی موسی کی
روایت مین ایک واو بھی نہین ہی چنانچہ حدیث کی جاننے والون پر مخفی نہین واللہ اعلم
اور کشاف مین مذکور ہی ایک دفعہ قتادہ کوفی مین آئی لوگ انکی گرد ہوئی تو فرمایا جو تمہارا
جی چاہی سو پوچھو امام بہی صغیر سن وہان موجود تھی کہا پوچھو چیونٹی حضرت سلیمان کی نر
یا مادہ تھی اونکو تامل ہوا امام نے فرمایا مادہ تھی پوچھا کاہی سی معلوم ہوا آپنے کہا حق تعالی
فرماتا ہی قَالَتْ نَمْلَةٌ اگر نر ہوتی قال نملۃ فرماتا تذکرۃ الاولیا مین لکھا ہی ایک شخص حضرت
عثمان کی حق مین لفظ یہودی کا کہتا تھا امام نی اوس سی کہا مین چاہتا ہون تو اپنی بیٹی فلانی
یہودی کو بیاہ دی اوسنے کہا امام کوئی مسلمان اپنی بیٹی یہودی کو دیتا ہے فرمایا سبحان اللہ تو اپنی بیٹی یہودی کو

دینا جائز نہین کہتا پیغمبر کا بیٹی دینا یہود یکو کیونکر جائز رکہتا ہی تب اوسنی توبہ کی اور نصر آت
مین مذکور ہی امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے ابو حنیفہ سی پوچہا مینی سنا ہی تم میری دادا کی
حدیثین چہوڑ کر قیاس پر عمل کرتی ہو کہا ای فرزند رسول مین تمسی تین بات پوچہتا ہون
ایک یہہ کہ نماز بہتر ہی یا روزہ فرمایا نماز کہا اگر مین قیاس پر چلتا تو حیض والی عورتونکو نماز کی
پہیرنیکا حکم کرتا نہ روزیکا مگر مین حکم کرتا ہون نماز کی معاف ہو نیکا اور روزیکا قضا کرنیکا
دوسری یہہ کہ منی زائد ناپاک ہی یا پیشاب فرمایا پیشاب کہا اگر مین قیاس ہی معتبر رکہتا
تو پیشاب کی بعد غسل کا حکم کرتا نہ منی کی بعد تیسری یہہ کہ عورت ضعیف ہی یا مرد فرمایا
عورت کہا اگر مین نص کو چہوڑ کر قیاس پر چلتا میراث مین عورت ضعیف کو دونا حصہ
دلوتا مرد سی امام باقر نے اوسنی معانقہ اور مصافحہ کر کر عذر کیا اور کہا منی اعنی عنا دسی تمہین
متہم کرتی ہین اور میزان شعرانی مین لکہا ہی کہ ابو مطیع نی کہا مین امام کی پاس کوفی کی
مسجد جامع مین تہا کہ سفیان ثوری اور مقاتل بن حبان اور حماد بن سلمہ اور امام جعفر صادق
وغیرہم نی آکر کہا ہمنی سنا ہی کہ تم دین خدا مین بہت قیاس کرتی ہو ہم تمہاری حال مین اندیشہ
کرتی ہین کہ یہی قیاس ایکی ہلاک کا سبب ہو امام نی ان سب سی مناظرہ کیا جمعہ کی صبح سی دو پہر تک اور اپنا مذہب
بیان کیا کہ مین اول قرآن پر عمل کرتا ہون اگر اوسمین نہو تو حدیث پر اگر اوسمین نہو تو اقوال صحابہ پر جو متفق ہو مقدم کرتا ہون پر مختلف پر اسکی
بعد قیاس کرتا ہون سب نی کہڑی ہو کر انکی ہاتہہ اور گہوٹنی چومی اور کہا انت سید العلما
تم سب عالمونکی سردار ہو اور تاریخ ابن خلکان مین لکہا ہی ابو العباس طوسی منصور بادشاہ کا مصاحب امام سی
عداوت رکہتا تہا ایک دفعہ اوسنی امام کو بادشاہ پاس دیکہکر اپنی دلمین کہا آج انکو قتل کرونگا پوچہا بادشاہ
نی ایک آدمی کی گردن مارنیکا حکم دیتا ہی ہمکو اوسکا حال معلوم نہین تم کیا کہتی ہو امام نی فرمایا
بادشاہ کا حکم حق ہی یا باطل پر کہا حق پر آپنی فرمایا حکم حق کو بجا لایا کر امام صاحب اپنی پاس سی اوٹہی اور کہا
اوسنی مجہہ پر داؤ کیا تہا مینی اوسیکو گرفتار کیا اور اسی تاریخ مین مذکور ہی ربیع منصور کا
مصاحب انکا بڑا دشمن تہا ایک روز اوسنی بادشاہ کی سامنی کہا یا امیر المومنین ابو حنیفہ تمہاری دا دا

عبداللہ بن عباس سی عداوت رکہتی ہین اسواسطی کہ اونکا مذہب یہہ ہی جو شخص قسم
کہائی پہر ایک دو دن کی بعد انشاء اللہ کہی تو اوسکا استثنا کرنا درست ہی یعنی قسم اوسپر لازم
نہین رہتی اور ابو حنیفہ کہتی ہین اگر استثنا متصل کہی تو درست ہی ورنہ جائز نہین امام نی فرمایا
یا امیر المومنین ربیع کہتا ہی تمہاری لشکر کا بیعت کرنا تمہاری ہاتہہ پر درست نہین پوچہا
اسطرح فرمایا اسواسطی کہ یہان قسم کہا کر بیعت کر جاتی ہین پہر کہر جاکر انشاء اللہ کہتی ہین
تو اونکی قسم توٹ جاتی ہی منصور ٹہٹہہ مار کر ہنسا اور کہا ای ربیع تو ابو حنیفہ سی تعرض
نہہ کر جب دربار سی باہر آئی ربیع نی کہا یا ابو حنیفہ آج تو تمنی میرا خون کیا ہوتا فرمایا نہین
بلکہ تمنی اور مینی اپنی تئین تجکو دونونکو بچایا اور معدن الیواقیت مین لکہا ہی ایک عالم نی امام سی پوچہا
تم نی کبہی کوئی مسئلہ بتا کر پچہتائی بہی ہو فرمایا ہان ایک دفعہ لوگون نی پوچہا ایک حاملہ
مرگئی ہی اور اوسکی پیٹ مین بچہ پہرتا ہی مینی حکم کیا عورت کا پیٹ چاک کر بچہ نکال لو
مجکو پہر ندامت ہوئی کہ میت کو مینی تکلیف دی خدا جانی وہ بچہ جیا یا نہین اوسنی کہا
یا امام آپکو ندامت کی جگہہ نہین وہ لڑکا یہہ سائل ہی کہ تمہاری برکت سی اللہ نی
مجکو ماکی پیٹ سی نکالا اور علم دیا اور امام صاحب سی منقول ہی کہ مجکو اس دعا کی برکت
سی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ عَلٰی طَاعَتِکَ علم حاصل ہوا اور سید جلال بخاری سی
نقل ہی کہ جو فرائض کی بعد اس دعا کو پڑہی دروازی علم کی اوسپر کہل جائینگی مترجم
کو بہی اپنی اساتذہ سی پہونچا ہی کہ بعد فرائض کی گیارہ بار اول و آخر درود کی ساتہہ پڑہنا
کشایش علم کیواسطی نہایت مفید ہی اب یہانسی بیان ہی آپکی عبادت اور پرہیزگاری کا
امام غزالی احیا مین لکہتی ہین ابو حنیفہ آدہی رات بیدار رہتی تہی ایک مرتبہ کہین جاتی
تہی لوگون نی دیکہہ کر آپس مین کہا یہہ ابو حنیفہ تمام رات جاگتی ہین جب سی تمام رات
جاگنا شروع کیا اور کہا حیف ہی جو نیک بات میری طرف نسبت کرین وہ مجہہ
مین نہو وبذا فی طبقات الفقہا للیافعی اور معدن الیواقیت مین مذکور ہی امام تین سو

سو رکعت نفل رات مین پڑہتی تہی ایک دفعہ ایک عورت نی راہ مین کہا یہہ شخص پانسو رکعت
رات مین پڑہتا ہی امام نی سن کر پانسو رکعت پڑہنا شروع کیا پہر ایک بار راہ مین لڑکون
نی امام کو دیکہہ کر آپس مین کہا یہہ شخص ہزار رکعت ہر رات مین پڑہتا ہی اور تمام شب بیدار
رہتا ہی جب سی ہزار رکعت پڑہتی اور رات بہر سوتی نہی خطیب نی تاریخ بغدادی مین ذکر کیا
امام تیس یا چالیس برس تک عشاکی وضو سی صبح کی نماز پڑہی ہی اور نماز کی کثرت سے گہونٹی
آپکے اونٹ کیسے ہوگئی تہی اور اکثر راتون مین سارا قرآن ایک رکعت مین ختم کرتی اور رمضان مین
اکسٹہہ ختم کرتی تہی ایک ہر روز ایک پہلی کو ہر رات ایک ساری مہینی کی تراویح مین
اور امام نووی نی عبد اللہ بن مبارک سی تہذیب مین نقل کیا ہی کہ امام نی پینتالیس برس
تک ایک وضو سی پانچون نمازین پڑہی ہین طحطاوی مین نقل ہی کہ جس جگہہ امام نی وفات
پائی ہی وہان ستتر ہزار قرآن ختم کئی تہی اور ملا علی قاری نی مرقات مین سات ہزار ذکر کئی ہین
اور در مختار مین مذکور ہی کہ امام صاحب نی پچپن حج کئی ہین اور حق تعالی کو سو مرتبہ خواب
مین دیکہا ایک دنکا ذکر ہی کہ امام نی ایک لڑکیکو پہسلنی کی جگہہ پر دیکہکر فرمایا خبردار پہسل
نہین اوسنی کہا مین اگر پہسلونگا خود گر پڑونگا سنبہلنا تمہارا چاہئی کہ عالم کا لغزش کہا گیا ہی
عالم کو خرابی مین ڈالتا ہی اوس دن سی امام نی اپنی شاگردونسی فرمایا میری قیاس کی سوا
جو قیاس تمہاری مین گذری بی تکلف بیان کیا کرو جیسی امام ابو یوسف وغیرہ کا
سنہی قیاس جاری ہوا اور امام نووی نی تہذیب مین سفیان بن عیینہ سی نقل کیا ہی ہماری
وقت مین ابو حنیفہ سی بہت نماز پڑہنی والا کوئی مین نہین آیا اور میری آنکہہ نی اونکی مثل
نہین دیکہا اور عبد اللہ بن مبارک سی نقل کیا ہی کہ مسعر کو مینی امام کی حلقہ مین بیٹہی
دیکہا اور وکیع سی نقل کیا ہی کہ امام سی بڑا فقیہ مجکو نہین ملا اور ابو بکر بن عیاش سی نقل کیا ہی
کہ امام صاحب سفیان ثوری کی بہائی کی مرنی ماتم پرسی کو گئی تہی سفیان ثوری آپکی تعظیم کو
کہڑی ہوئی اور اپنی جگہہ پر بٹہا کر آپکے سامنی مودب بیٹہی بعد برخاست لی یا دون نی

سفیان ثوری سے پوچہا ہمکو اس تعظیم و تکریم سے بڑا تعجب ہے اسکا کیا سبب ہے سفیان
ثوری نے کہا یہہ شخص علم مین مرتبہ رکہتا ہے اگر اسکے علم کی تعظیم نکرون تو اسکی بڑی عمر کی تعظیم چاہیے
اور اگر اسکی بڑی عمر کی تعظیم نکرون تو اسکی فقاہت کی تعظیم چاہیے اور اگر اسکی فقاہت کی
تعظیم نکرون تو اسکی پرہیزگاری کی تعظیم چاہیے اور معدن مین مذکور ہے جب امام اپنے عیال
کو نفقہ دیتے اوتنا ہی خیرات کرتے اور جب نئے کپڑے پہنتے اوتنی قیمت اہل علم کی نذر
کرتے اور جب کہانا کہاتے اوس سے دوچند فقیر کو دیتے امام صاحب ریشمین کپڑے کی جسکو
عربی مین خز کہتے ہین سوداگری کرتے تہے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بوڑہیا نے آکر کہا تہان
خز بیچنے کو آئی ہون ایک تہان دیکہہ کر کہا مین ضعیف و غریب ہون یہہ تہان جتنے کو پڑا ہو
اوتنے کو دیدو فرمایا چار درہم کو وہ بولی مجہہ سے ٹہٹہہ کرتے ہو میرا سن ہے فرمایا مینے دو کپڑے ساتہہ
لیے تہے ایک چار درہم کم دونون کی قیمت کے برابر بک گیا تو چار درہم دیکر لیا کذا فی التہذیب
للامام النووی اور معدن مین ذکر ہے بشر نام ایک شخص اونکا شریک تہا ایکبار وہ مصر کو گیا آپنے
اوسکے پاس ستر تہان بہیجے اور لکہا کہ ان تہانون مین ایک ناقص ہے لینے والے سے اطلاع کر دینا جب
بشر مال بیچکر پہرا امام نے پوچہا تو نے لینے والے سے عیب جتا دیا تہا اوسنے کہا مین بہول گیا امام صاحب
نے اپنا حصہ نفع سمیت کہ تیس ہزار درہم کا تہا شبہہ کے سبب سے تصدق کر دیا اور ایک شخص اونکا
مقروض تہا اوسکے محلے مین کوئی آپکا شاگرد مر گیا تہا جب وہان گئے تو دہوپ تہے سب
لوگ اوسکے قرضدار کی دیوار کے تلے سایہ مین بیٹہے تہے آپ جدا اوسے بیٹہے اور کہتے ہین کوفے مین
ایک بکری چراتی رہی تہی امام نے سات برس تک بکری کا گوشت نہین کہایا اسلئے کہ شاید
اوس بکری کا ہو اور سات برس کی تخصیص اسواسطے کہ بکری کی عمر اکثر اسی قدر رہتی ہے اور امام محمد بڑے
وقت بہت خوبصورت لڑکے تہے ایک دفعہ کے سوا آپنے اونکو بے داڑہی کا نہین دیکہا ستون کے پیچہے بیٹہا
کر علم تعلیم فرماتے تہے کذا فی معدن الیواقیت اور ملا علی قاری نے ابن حجر سے امام صاحب
کی یہہ کرامت نقل کی ہے کہ ابو یوسف لڑکائی مین اپنی ماسے بہاگ کر امام صاحب کے پاس

انی جب اونکی مانی ای شکایت کی اپنی حوالہ کیا پہر بہی ایسا ہی اتفاق ہوا ابو یوسف [illegible]
تکلیف مین تہی امام صاحب نی فرمایا کہ [illegible] بک و [illegible]
تیرا کیا حال ہی تو تو فالودہ کہاتا ہی بعد امام صاحب کی جب ابو یوسف ہارون رشید کی
پاس پہنچی تو اوسنی فالودہ پیش کیا ابو یوسف ہنسی ہارون رشید نی ہنسی کا سبب پوچہا
تب انہونی یہہ قصہ ذکر کیا اور بعضی نادان لوگ امام صاحب کی فضائل مین نقل کیا کرتی
ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت امام مہدی بہی مذہب حنفی کی موافق حکم کرینگی
اور کہتی ہین حضرت خضر نی فقہ حنفی کو سیکہا اور ابو القاسم قشیری کو تعلیم کیا یہہ سب غلط محض
اور اسکا اعتقاد کرنا سخت گناہ ہی بلکہ اصل قصہ کسی ملحد نی بناکر عوام حنفیہ کو دہوکی مین
ڈالا ہی تفصیل ان مضامین کی اور غلط ہونا اسکا ذخائر الہامات اور اشاعۃ میں ذکر ہی اور
ملا علی قاری نی مشرب الوردی فی مذہب المہدی مین بہی مفصلاً ذکر کیا ہی ہان اسقدر
ثابت ہوا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت
پر موافق قرآن حدیث کی حکم کرینگی چنانچہ امام سبکی نی اس بات کو اپنی کتاب مین
ذکر کیا ہی اور سبب وفات مین آپکی اختلاف ہی قول صحیح یہہ ہی کہ بغداد مین حالت قید مین
رحلت فرمائی تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ شعبی استاد امام کی قاضی تہی منصور بادشاہ
نی اپنی غلامونکو کچہہ مین دی تہی بعضونکو ہبہ کی اور بعضونکو بطور وقف سکی کو توال
کو حکم دیا کہ اسکا کاغذ علما اور قاضی کی مہرسی لکہوا دی ساری علما اور قاضی نی مہر
کی جب کاغذ امام کی پاس آیا اور لانی والی نی کہا بادشاہ کا حکم ہی اسپر گواہی کر دامام
نی فرمایا بادشاہ کہان ہی کہا اپنی گہر فرمایا وہ میری پاس آوی یا مین اوس پاس
جاؤن تو اوس سی سن کر گواہی کرون کوتوال نی کہا ساری عالمون اور قاضی نی لکہ
دی ہی تو ایک جوان فضول ہی آپنی کہا یہہ شخص کا معاملہ اوسکی ساتہہ ہی جب اسکی
خبر بادشاہ کو پہنچی شعبی کو بلا کر پوچہا گواہی مین دیکہنا بہی شرط ہی کہا ہان بادشاہ نی

سی ورم کر گیا اور دسوین دن جب پوری ہوئی تو سر سجدہ مین رکہہ کر انتقال کیا اور یہہ
سانحہ رجب کے مہینے مین سنہ ڈیڑہ سو ہجری مین واقع ہوا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ
بعضے کہتے ہین دسوین دن تک بہت سی شہب کیا لوگونکی کثرت سے پانچ مرتبہ آپکی جنازیکی
نماز پڑہی گئی اور بغداد مین مقبرہ خیزران کی باب الطاق مین دفن ہوئی اور سن آپکا ستر برس کا ہوا
کذا فی تاریخ ابن خلکان کہتی ہین کہ امام صاحب کی تین کتاب تصنیف ہین باقی زبانی
منقول ہی ایک کتاب العالم والمتعلم دوسرے کتاب الرسالہ لہ ابو عثمان البستی کو
بہیجی تہی تیسری فقہ اکبر کہ آپکی شاگرد ابو مطیع نے روایت کی ہی اور بعضی کہتی ہین کتاب مقصود صرف

بحقیقة الحال فی صفات الرجال	تمت	مین بہی لکہی ہی واللہ اعلم

الحمد للہ کہ یہہ رسالہ مختصر فضائل ابو حنیفہ نعمان بن ثابت مین تصنیفات
عالم لوذعی فاضل یلمعی بحر القمقام علامۃ الفہام معارف آگاہ حقائق
دستگاہ جناب مولانا مفتی محمد سعد اللہ دامت فیوضہم سی فوزن
تاریخ شعبان المعظم کی سنہ ۱۲۶۰ بارہ سو ساتہہ ہجری مین باہتمام عاصی
محمد حسین سی مطبع محمدی مین جامطبع سی مزین
ہوا خدایا جس جس نی اسکی شیوع مین
محنت کی ہی اسکی سعی مشکور کر
اور اسکو ملت حنیفی پر ثابت رکہہ
آمین یا رب
العالمین

جناب پاک محمد حسین عالی طبع ابو حنیفہ کی یہہ ہوگئی فضائل طبع ۱۲۶۰		جو چہاپنی سی ہی فارغ اس کتاب کے آج تو برمحل کہا ظہیر نی یون ہی تاریخ